بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۶ اخاء ۱۳۴۲ ھش ۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۳ ھ ۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۵ اکتوبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ رات بے چینی رہی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ اکتوبر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہے درد گردہ اور ضعف کی تکلیف بدستور چل رہی ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میرے اغراض و مقاصد کو پورا کرو

"اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے ۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں ؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا ۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو ۔" (الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

لجنہ اماء اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

اجتماع کا افتتاح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا اور پُر اثر خطاب سے فرمایا

ربوہ ۲۵ اکتوبر ۔ آج صبح ۸ بجے لجنہ اماء اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا ۔ دعا حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کرائی ۔ اس کے بعد عہد دہرایا گیا ۔ اور تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحبہ محترمہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام لجنات کو اھلاً وسھلاً و مرحباً کہا اور ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ مرکز سے ساتھ وابستہ روحانی فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔ اپنی تنظیم کی ترقی کے وسائل پر غور کریں ۔ ہماری تنظیم اسی وقت ترقی کر سکتی ہے ، جبکہ ہم اپنی زندگیوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بنائیں ۔ نیز اپنی اولادوں کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھیں ۔ اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج نے بورڈ کی والی بال ٹورنامنٹ چیمپئن شپ جیت لی

اسلامیہ کالج چنیوٹ کی ٹیم اس مقابلہ میں رنر اپ رہی

ربوہ ۲۵ اکتوبر ۔ تعلیم الاسلام کالج نے کل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے والی بال ڈویژنل ٹورنامنٹ میں اسلامیہ کالج چنیوٹ کے بالمقابل فائنل میچ جیت کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا ۔ فائنل میچ کے اختتام پر ٹورنامنٹ کے ڈویژنل سپروائزر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم ۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور کھلاڑیوں کو ایک پُر اثر خطاب سے نوازا ۔

بورڈ کا یہ ٹورنامنٹ مورخہ ۲۳ اکتوبر کو ربوہ میں شروع ہوا تھا ۔ اس دوران تی ۔ آئی کالج نے گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج جوہر آباد کی ٹیم کو تین گیمیں جیت کر ہرا دیا اور فائنل میں پہنچ گئی ۔ اگلے روز فائنل

(باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں خواتین کیلئے ایم ۔ اے عربی

(ابتدائی و فائنل) کلاسز کا اجراء

خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں خواتین کیلئے ایم ۔ اے عربی ابتدائی و فائنل کلاسز جاری ہو چکی ہیں ۔ جو طالبات داخلہ لینا چاہیں وہ فوری طور پر ربوہ پہنچ جائیں ۔ ہوسٹل کا بھی عمدہ انتظام ہے ۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۳ء

مودودی صاحب کی جماعت کے متعلق بعض قرائن

ایک یہودی الاصل امریکن خاتون جنہوں نے مبینہ طور پر اسلام قبول کیا ہے پچھلے دنوں مودودی صاحب کی دعوت پر پاکستان تشریف لے آئیں۔ مودودی صاحب کا ارادہ تھا کہ اس کو اپنے گھر بطور ایک خاندانی رکن کے رکھیں لیکن بعض لوگوں کے غوغا پر مودودی صاحب ڈر گئے اور انہوں نے اس کو لاہور کی بجائے کسی گاؤں میں اپنے کسی دوست کے خاندان میں رکھنے کا بندوبست کیا مودودی صاحب نے اس خاتون کا نام مریم جمیلہ رکھا ہے اور وہ اب مریم جمیلہ کے نام سے انگریزی میں مضمون لکھتی ہے۔ جہاں تک ہم نے ان مضامین کا مطالعہ کیا ہے ہمیں ان میں کوئی خصوصیت سوا اسکے نظر نہیں آئی کہ بعض باتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ممکن ہے امریکی حکومت یا پادریوں کی طرف سے مودودی صاحب کے ساتھ رابطہ مضبوط کرنے کے لئے خلق کی گئی ہو۔ بائیبل میں اس کی مثالیں موجود ہیں کہ عورتوں کے ذریعہ کام نکالنا مذہب کے خلاف نہیں سمجھا جاتا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مودودی صاحب نے امریکہ کے ایک مشہور رسالہ میں قتل مرتد کے مسئلہ پر مضمون لکھا تھا جو الحادی اور عیسائی دنیا میں بہت مقبول ہوا تھا۔ پھر ایک طالب علم کو امریکیوں نے مودودی صاحب کے اسلام کا کھوج لگانے اور تحقیق کے لئے مقرر کیا تھا۔ ناظرین کو یہ بھی یاد ہوگا کہ مودودی صاحب نے پچھلے دنوں امریکیوں سے اندر ہی اندر گٹھ جوڑ کیا تھا اور پاکستان میں امریکی سفارتخانہ نے بہت سا روپیہ ادا کر کے مودودی صاحب کا لٹریچر بھی خریدا تھا۔ انہی دنوں کی یہ بات بھی ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے حواری ملک نصر اللہ خاں نے امریکہ وغیرہ ممالک کو یہ کھلا اشارہ کیا تھا کہ وہ بجائے پاکستان کی حکومت کے پاکستانی عوام سے تعلق پیدا کریں۔ پھر امریکہ اور سعودی عرب کے جو تعلقات ہیں ان کو بھی دنیا جانتی ہے امریکہ نے ناصر کے خلاف سعودی عرب کی امداد کے لئے جو پیشکش کی ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ مودودی صاحب کا ایک حالیہ بیان ملاحظہ ہو۔

مدینہ۔ مکہ کی رابطہ عالم اسلامی کا قیام کیوں عمل میں آیا ہے اور کیا آپ نے اس میں شرکت کسی خاص مقصد کیلئے کی ہے؟

مولانا:- درحقیقت رابطہ کا قیام تو ناصر کی ضد میں ہے لیکن میں اس میں دو باتوں کی وجہ سے شریک ہوا (۱) ناصریت کی مخالفت خواہ وہ کسی صورت میں ہو اس لئے کہ جتنا نقصان اسلام اور عالم عرب کو ناصر سے پہنچا ہے وہ مصطفےٰ کمال پاشا سے بھی نہیں پہنچا اور اگر ناصریت کے پاؤں یہاں جمتے ہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہاں کے ہیرو پھر ابوجہل اور ابولہب ہوں گے اور یہاں کے لوگوں کو پھر لات و عزےٰ کی تلاش ہوگی۔ (۲) دوسری وجہ میری شرکت کی یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی موجودہ صورت حال کے پیش نظر مادی وسائل کے استعمال سے گریز نہ کریں گے (جکی ان کے پاس فراوانی ہے) تو میں نے سوچا کہ اگر اسی کو خرچ ہونا ہی ہے تو کچھ اس سے نتیجہ بہتر حاصل ہو چنانچہ اس مرتبہ میں نے مختلف تجویزیں پیش کی ہیں۔ جنوبی افریقہ میں اشاعت اسلام کے لئے لٹریچر تیار کرنا ان میں سب سے اہم ہے۔" (نوائے وقت ۱-۶-۶۳ ص۴)

اسکے ساتھ یہ بھی زیرنظر لائے کہ اسی عرصہ سے مودودی صاحب نے سعودی عرب سے اپنے تعلقات قائم کئے ہوئے ہیں اور آپ "مجلس رابطہ ممالک اسلامی" کے رکن بھی ہیں اور جلالۃ الملک نے جو اسلامی علوم کی نام نہاد یونیورسٹی قائم کی ہے اسکے ساتھ بھی مودودی صاحب کا گہرا تعلق قائم کیا گیا ہے۔

جلالۃ الملک نے حال ہی میں جو اسلامی نما اقدامات کیئے ہیں وہ بھی پول رہے ہیں کیونکہ جس طرح بے دردی سے تیل کی رائلٹی کا استعمال سعود اور اس کے خاندان کے افراد کر رہے ہیں اس کے کیف و کم کی خبریں اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں پچھلے دنوں آپ علاج کے لئے یورپ گئے ہوئے تھے اور معلوم ہوا کہ آپ کی بیماری بسیار خوری کا نتیجہ ہے چنانچہ کوہستان میں اس کا ذکر آچکا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تین ارب پونڈ سالانہ کی آمدنی میں سے دو ارب پونڈ شاہی خاندان کا ذاتی خرچ ہے باقی ایک ارب بھی اعالی موالی کے اخراجات میں اُٹھ جاتا ہے۔ شاہی خاندان کی فضول خرچیوں کیعلاوہ عرب میں جو تہذیبی انقلاب ہو رہا ہے اس کے ثبوت میں ملک نصر اللہ خان کے ہفت روزہ ایشیا کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:-

"اس بات کا بہت افسوس ہے کہ اس خاندان کے شہزادے اپنی فضول اور شاہ خرچیوں کی وجہ سے اپنے خاندان اور ملک کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں اور مغربی پریس ان کو نمک مرچ لگا کر سعودی عرب کی موجودہ حکومت کو بدنام کرتا ہے اور مخالفین کو پروپیگنڈا کا موقع دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض باتیں بالکل نمایاں کھٹکتی ہیں۔ ابھی تک وعدوں کے باوجود ملک کو کوئی دستور دینے کا انتظام نہیں کیا گیا۔ ملک کے باشندوں کو وہ شہری حقوق حاصل نہیں ہو سکے جو ایک اسلامی ریاست کے شہریوں کو لازماً حاصل ہونے چاہئیں۔ اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ بعض بہت ہی غلط کام کئے جا رہے ہیں پہلے ملک میں سینما ممنوع تھے۔ اب انکی اجازت دی جا رہی ہے۔ ٹیلیویژن کو جو صرف ظہران کے امریکی علاقہ تک محدود تھا اب وسیع کیا جائے گا۔ پہلے اس بات کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ ہوائی جہازوں پر صرف مرد ہی خدمت کریں۔ اب لبنان کی دوشیزائیں اس کام پر مامور کی جا رہی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کے مدارس میں بھی بالعموم لبنانی اور مصری خواتین پڑھا رہی ہیں۔ اور وہ سعودی عرب کی لڑکیوں کو مغربی تہذیب میں ڈھالنے کے لئے جو کام کر رہی ہیں اس کو روکنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا اگر ان رخنوں کو بند نہ کیا گیا تو ساری نیک خواہشات کے باوجود اسلام کا یہ مرکز مغربی تہذیب کی یلغار سے نہ بچ سکے گا اور یہ تاریخ کا ایک بہت بڑا سانحہ ہوگا کہ جو مرکز صدیوں سے اسلامی تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اس سے لوگ کوئی دوسری تہذیب سیکھ کر جائیں۔ اللہ تعالےٰ اس خطہ زمین کو اس طرح کی برائیوں سے محفوظ رکھے۔"

(ہفت روزہ ایشیا ۵/۶۳-۲۴ ص اول)

اس سے ظاہر ہے کہ اصلاحات۔ اسلامی یونیورسٹی وغیرہ کا قیام محض مسلمانان عالم کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے واسطے ایک بہانہ ہے۔ دراصل امریکی تہذیب عربستان میں پھیلائی جا رہی ہے اور پردہ پوشی کے لئے مودودی صاحب سے زیادہ موزوں کون ہو سکتا تھا جن کے امریکہ کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں۔

الغرض یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ یہودی امریکن مریم جمیلہ ایک اہم زنجیر کی اہم کڑی ہو۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ ہفت روزہ شہاب کی دو گزشتہ اشاعتوں میں مبینہ طور پر مریم جمیلہ کے نام سے ایک مضمون کی دو اقساط "احمدیت" کے خلاف بڑے طمطراق کے ساتھ چھپ چکی ہیں جن پر مترجم کا حسب ذیل نوٹ مضمون کی حقیقت پر غمازی کر رہا ہے۔

"اس مضمون میں مرزا غلام احمد کی کتابوں سے جو حوالے بھی دیئے گئے ہیں یا اقتباسات پیش کئے گئے ہیں اصل کتابوں کے سامنے نہ ہونے کے باعث وہ ان کے اپنے الفاظ نہیں ہیں بلکہ صاحبہ مضمون نے انہیں انگریزی ترجمے سے نقل کیا اور اب یہاں انگریزی ترجمے کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب ۵/۶۳-۲۶ ص۱۲)

ان دونوں اقساط میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وہی فرسودہ حملے کئے گئے ہیں اور بعینہٖ اسی انداز سے کئے گئے ہیں جو برنی صاحب کی رسوائے عالم کتاب "قادیانی مذہب" کا طرہ امتیاز معلوم ہوتا ہے کہ برنی صاحب نے اپنی ستیارتھ پرکاش تصنیف کے کچھ حصے انگریزی میں بھی شائع کئے ہیں اور وہی مریم جمیلہ کو اپنے عجیب و غریب مضمون لکھنے کے لئے دیئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ احمدیت نے مغربی الحاد اور عیسائیت پر جو کامیاب حملے یورپ اور امریکہ کے کفر گڑھوں میں جا کر کر رکھے ہیں۔ عیسائی پادری اور الحاد کے علمبرداران سے بوکھلا اٹھے ہیں۔ خاص کر احمدیوں کے پاس عیسائیت کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا جو ہتھیار ہے اس نے بڑے بڑے جغادری پادریوں کے صنم خانوں میں تزلزل ڈال دیا ہے۔ ادھر مودودی صاحب ہیں جو مخالفت احمدیت میں محمد حسین بٹالوی۔ سعد اللہ لدھیانوی وغیرہ کے جانشین بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ امریکہ اور مودودی صاحب کے اتحاد میں اضافہ کرنے کے لئے احمدیت کی سوقیانہ مخالفت بظاہر مفید ثابت ہو سکتی ہے

(باقی ص۴ پر)

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی سولھویں سالانہ کنونشن

اٹھارہ جماعتوں سے دو صد نمائندگان کی شرکت

• تبلیغی و تربیتی موضوعات پر اہم تقاریر • تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا پروگرام

از مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ واشنگٹن امریکہ بتوسط وکالت تبشیر

امسال جماعت احمدیہ امریکہ کا سولھواں سالانہ جلسہ کلیولینڈ (اوہایو) میں منعقد ہوا جلسے کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان کافی عرصہ پہلے کر دیا گیا تھا۔ اور معین پروگرام چھاپ کر جماعتوں کو بھجوا دیا گیا تھا۔ جمعرات مورخہ ۲۹/۸/۶۳ کو مختلف اطراف سے احباب کلیولینڈ پہونچنے شروع ہو گئے تھے۔ جن کی رہائش کا انتظام ہوٹلوں میں کیا گیا۔ ۳۰/۸/۶۳ کو جمعہ کی نماز کے وقت تک کثرت سے احباب تشریف لے آئے۔ آنے والے احباب میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے تھے۔

واشنگٹن۔ بالٹی مور۔ پٹس برگ۔ فلاڈلفیا۔ نیویارک۔ باسٹن۔ ینگس ٹاؤن۔ کیونگٹن۔ ولمنگ۔ ویلزبرے اور کینیڈا ڈیٹرائیٹ۔ شکاگو۔ ملووکی۔ انڈیانا پولیس۔ سینٹ لوئیس۔ ڈیٹن

پہلا اجلاس ۳۰/۸/۶۲ کو ۳ بجے بعد نماز جمعہ شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم صوفی عبد الغفور صاحب مبلغ انچارج امریکہ مشن نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم شکاگو کی جماعت کے ایک ممبر محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ جس کے بعد کلیولینڈ جماعت کی طرف سے جو کہ میزبان کی حیثیت رکھتی تھی۔ مکرمی سید عبد الرحمٰن صاحب نے شرکت کرنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اس وقت اس لئے اکٹھے ہوتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کر سکیں۔ اور اس کے بھیجے ہوئے دین اسلام کی فوقیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم کر کے انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ اور بھٹکی ہوئی دنیا کی سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی کر سکیں۔ موجودہ زمانے میں انسانیت کی اس خدمت کا بیڑا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ نے اٹھایا ہے۔ آپ نے نمائندگان سے درخواست کی کہ وہ جلسے کے ان ایام کو خدا سے دعائیں اور استغفار کرنے میں گزاریں تا کہ ان اجتماعی دعاؤں سے اسلام کی فتح کو قریب تر لایا جا سکے۔

سید عبد الرحمٰن صاحب کے خوش آمدید کہنے کے بعد امریکہ مشن کے مبلغ انچارج مکرمی عبد الغفور صاحب نے جلسے کا افتتاح کیا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں آپ نے خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے قرآن کریم پر عمل کرنے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر سنجیدگی اور انکساری سے غور کر کے ایک نئی روحانی زندگی اپنے اندر پیدا کرنے پر زور دیا۔ غیر مسلموں پر یہ بات واضح کر دینے کی تلقین کی کہ اس دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کے دلوں کو صاف کر کے خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکا کر اس سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آجکل دنیا میں اس قدر بے اطمینانی اور بد امنی پائی جاتی ہے کہ اس کا حل صرف انسانی دماغ نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے خدائی مدد کی ضرورت ہے۔ اور وہ مدد صرف اسلام کے راستہ پر چلنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ دوسرے مذاہب اب وہ نور دکھانے کے قابل نہیں رہے جس کی روشنی میں چلکر خدا تعالےٰ تک پہنچ جائے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے ایک نمایاں مقام عطا کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیادت میں ایک ایسی جماعت قائم کر دی ہے جس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ انسانیت کو حقیقی طور پر تباہی سے بچا لینے کی جدوجہد کرے اور انسانی ہمدردی اور خلوص و برادرانہ اخوت پیدا کر کے سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے امن کا راستہ دکھانے اور دنیا کی ہدایت کا باعث ہو۔ افتتاحی تقریر اور دعا کے بعد جلسے کے پہلے دن کا پہلا عام اجلاس ختم ہو گیا۔

مغرب کی نماز اور کھانے کے بعد امریکہ مشن کی مجلس مشاورت کا ایک اجلاس ہوا جس میں تمام جماعتوں کے صدر صاحبان۔ مبلغین۔ لجنہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں جماعت احمدیہ امریکہ کی تمام شاخوں کے کام کو زیر بحث لایا گیا۔ ہر جماعت کی مشکلات۔ ان کی تدریجی ترقی ان کے تعلیمی۔ تربیتی۔ اصلاحی اور تبلیغی پروگرام پر بحث ہوئی۔ موجودہ مشکلات کو دور کرنے اور آئندہ زیادہ جدوجہد۔ خلوص اور محنت سے کام کرنے پر زور دیا گیا۔ کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

۳۱ اگست بروز ہفتہ صبح دس بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم صالح محمد صاحب الہ دین نے کی (جو پچھلے پانچ سال سے امریکہ میں اعلےٰ تعلیم کے لئے آئے ہوئے ہیں) شکاگو کے ایک دوست محمد ابراہیم صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد صوفی عبد الغفور صاحب قرآن کریم کی تعلیمات کے موضوع پر اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ آپ نے لفظ قرآن کے معانی۔ اس کے خدا تعالےٰ کی طرف سے لفظاً لفظاً الہامی ہونے کا ذکر قرآن کریم سے حوالے دیکر کیا۔ اسلام کے بنیادی عقائد۔ قرآن کریم پر ایمان لانے کے فوائد اور توحید پر زور دیا۔

صوفی عبد الغفور صاحب کی تقریر کے بعد فاکسار نے اپنی تقریر "احادیث رسول" کے موضوع پر شروع کی۔ فاکسار نے حدیث کی تشریح۔ اسلام میں حدیث کا مقام۔ سنت اور حدیث میں فرق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بارے میں تعلیم کو پیش کیا۔

تیسری تقریر ابو الکلام صاحب آف پٹس برگ نے "اسلام نے مجھے کیا دیا" کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنے عیسائیت کے زمانے کے اعتقادات بیان کئے۔ اور شروع سے ہی ان اعتقادات پر مکمل یقین نہ ہونے کا حال بیان کیا۔ کیونکہ وہ عقل کے خلاف تھے۔ آپ کی ہمیشہ خواہش تھی۔ کہ کوئی اور مذہب ہونا چاہیئے۔ جو ان کی روحانی تشنگی کو بجھا سکے۔ چنانچہ ۲۰ سال پہلے جب آپ کے سامنے اسلام پیش کیا گیا۔ تو اس میں ان کو صداقت نظر آئی۔ اور پھر جس رنگ میں احمدیت نے اسلام کو پیش کیا۔ اس سے ان کو اسلام کی خوبیوں کا یقینی علم ہو گیا۔ اور انہوں نے اسے قبول کر لیا۔ اس نے جو روحانی تسکین ان کو ہوئی۔ اور ان کی زندگی میں جو تبدیلی ہوئی۔ اس کی کیفیت بیان کی۔ آخر میں آپ نے بیان فرمایا۔ کہ دنیا میں اسلام ہی ایک مذہب ہے جو خدا کو صحیح طور پر پیش کرتا ہے۔ اور اس سے تعلق پیدا کرنے کے بہترین اصول بتاتا ہے۔

اس کے بعد سردار حمید احمد صاحب آف کینیڈا نے تقریر کا آغاز کیا۔ آپ کا موضوع "کینیڈا میں اسلام کی ترقی کے مواقع" تھا۔ آپ نے کینیڈا میں عیسائیت کے غالب ہونے اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کینیڈا میں مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں۔ ان کی اپنی کوئی قومی زبان نہیں۔ اور نہ قومی روایات ہیں ایسے ملک میں بیرونی روایات کا رواج پایا جاتا اور لوگوں کا ان کو اپنا لینا مشکل نہیں ایسا ماحول اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے بہت اچھا ہے۔ کینیڈا میں مقیم احمدی اپنی اس ذمہ واری کو محسوس کرتے ہیں اور اپنی بساط کے مطابق وہ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ حال میں کینیڈا میں احمدیوں نے اپنا نظام قائم کیا ہے۔ جس کے ماتحت وہ کلبوں چرچوں۔ سوسائیٹیوں اور یونیورسٹیوں تک لٹریچر پہنچا رہے ہیں۔ اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ۱۹۶۱ء میں کینیڈا میں Taronto یونیورسٹی میں جب اسلامیات کا ایک شعبہ قائم کیا گیا۔ تو اس شعبے کے صدر نے احمدیت پر کافی لٹریچر خریدا اور شعبے کی لائبریری میں رکھا۔

اس کے بعد مکرمی خلیل محمود صاحب آف باسٹن نے تقریر شروع کی۔ جس کا موضوع جماعت احمدیہ تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے قیام۔ اس کے اغراض و مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام بیان فرمایا آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور اس جماعت کی امریکہ میں آمد اور عوام کے اس کی طرف رجوع کو تفصیلاً پیش کیا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ یہ امریکی احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پھیلانے کے لئے زیادہ تندہی اور زیادہ قربانیوں سے کام لیں۔ تا کہ امریکہ میں احمدیت جلد از جلد پھیل سکے۔ اس تقریر کے بعد ہفتہ کے روز کا پہلا اجلاس ختم ہو گیا۔

ظہر و عصر کی نماز اور کھانے کے بعد دوسرا اجلاس ۴ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ یہ اجلاس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی علیحدہ علیحدہ [illegible] پر مشتمل تھا

انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی نشست کے صدر سید عبدالرحمٰن صاحب تھے جو مجلس انصار اللہ امریکہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد دونوں مجالس کے نمائندگان نے اپنے اپنے کاموں کی سالانہ رپورٹیں پیش کیں جن کے بعد برادر احمد ریاض آف پٹس برگ پریذیڈنٹ خدام الاحمدیہ امریکہ نے "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے امریکہ میں خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اس کے مقاصد اور فرائض بیان کئے۔ نوجوانوں کو تلقین کی کہ امریکہ میں اسلام کی تعلیم کو پھیلانا اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنا امریکی احمدی نوجوانوں کی ذمہ داری ہے اس لئے نوجوانوں کو اپنے آپ کو اس تنظیم کے ساتھ منسلک رکھ کر صحیح طور پر تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔

دوسری تقریر خدام الاحمدیہ کی طرف سے مکرمی منیر احمد صاحب آف سینٹ لوئیس نے "ابتدائے اسلام میں نوجوانوں کے کارنامے" کے موضوع پر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ جس طرح ابتدائے اسلام میں نوجوانوں نے اسلام کا پیغام سنکر اس کو قبول کیا اور پھر اپنی جانوں پر کھیل کر اسلام کے پودے کی آبیاری کی۔ اسی طرح امریکہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کا جو پیغام ہم تک پہنچا ہے اور ہم نے اسے قبول کر لیا ہے اگر ہم اسلام کو ویسا ہی طاقتور بنانا چاہتے ہیں جیسے ابتدائے اسلام کے نوجوانوں نے بنایا تو ہمیں بھی ایسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی انہوں نے کیں۔

تیسری تقریر انصار اللہ کے ایک ممبر محمد صادق صاحب آف نیویارک نے "اسلام میں قربانیوں کی روح" کے عنوان پر کی آپ نے فرمایا کہ انصار اللہ کا ممبر ہونے کی وجہ سے ہم پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک طرف ہم نے نوجوانوں اور اولادوں کی اصلاح کرنی ہے اور دوسری طرف اپنے آپ کو مضبوط بنانا ہے۔ لہذا انصار اللہ کے ممبران کو اپنی ذمہ داریاں کو سمجھتے ہوئے قربانی کی روح کو ہمیشہ تازہ رکھنا چاہیئے اور دوسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ قائم کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے علیحدہ علیحدہ انتخابات ہوئے اور اگلے سال کے لئے عہدہ داران چنے گئے۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی نشست ہوئی جس میں پچھلے سال کے کام کی رپورٹ پیش کی گئی۔ آئندہ سال کے لئے لائحہ عمل بنایا گیا اور انتخابات ہوئے۔

انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کی نشستوں کے بعد ہفتہ کے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔ شام اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں اور پھر کھانے کے بعد احباب اپنی اپنی رہائش گاہوں پر چلے گئے۔

جلسے کے آخری دن کا پہلا اجلاس بروز اتوار مورخہ ۹/۲۲ کو زیر صدارت مکرم رشید احمد صاحب امریکن منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرمی منور احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے بحیثیت سیکرٹری مال امریکن مشن کی سال گذشتہ کی مالی رپورٹ پیش کی جس میں آمد و خرچ کے کوائف۔ بجٹ کی مجموعی حالت۔ امریکہ مشن کی تبلیغی ضروریات کے مدنظر زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی ضرورت وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔

مالی رپورٹ کے بعد جماعتوں کے صدر صاحبان نے اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں پیش کیں جس سے حاضرین کو بحیثیت مجموعی یہ اندازہ کرنے کا موقعہ ملا کہ مختلف جماعتیں اسلام کی ترقی کی جدوجہد میں اور تربیت تعلیم اور اصلاح میں کیا کیا کام کر رہی ہیں اور ابھی کتنا کچھ کرنا باقی ہے۔

اسکے بعد مکرمی احمد شہید صاحب آف پٹس برگ نے "اسلام اور امن" کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی نے "سیرت رسول کریمؐ" کے موضوع پر کی۔ آپ نے رسول کریمؐ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کر کے حضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو سامعین کے سامنے اجاگر کیا اور توجہ دلائی کہ آج اسلام پر غربت کا زمانہ ہے اور اس غربت سے اسلام کو نکالنے کی ذمہ داری احمدی مسلمانوں نے سنبھالی ہے ہمیں آنحضرتؐ کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالنا چاہیئے کہ ہم دوسروں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بن جائیں اور دشمن بھی ہماری اس تبدیلی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ جب تک ہم محمد رسول اللہؐ کی سیرت پر چل کر اسلام کی تعلیم نہیں پھیلائیں گے اس وقت تک ہماری ترقی کا رستہ لمبا ہوتا چلا جائے گا اور ہم ان انعامات کے وارث نہیں بن سکتے جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔

اس کے بعد مکرمی بشیر افضل صاحب آف نیویارک نے "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں تشریف لا کر ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ حضرت مسیح کی وفات کو دنیا کے سامنے ثابت کر کے خدا سے محبت رکھنے والوں کو غلط عقائد کو خیر باد کہنے اور خدا کی سچی توحید پر چلنے کا موقعہ دیا۔ آپ نے بائیبل میں سے مختلف حوالے دے کر حضرت مسیح کی وفات کو ثابت کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرمی میجر عبدالمجید صاحب نے "اسلام میں خلافت" کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات استخلاف کی تلاوت کر کے اسلام میں خلافت کے مقام کو پیش کیا اور بتایا کہ موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کر کے خدا نے خلافت کے سلسلے کو قائم کیا۔ خدا نے چاہا کہ وہ اسلام کی برتری کو پھر دنیا پر ظاہر کرے چنانچہ اسنے اس زمانے میں رسول کریمؐ کے امتی کو اس مقام تک پہنچایا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ اب تک جاری ہے۔

میجر صاحب کی اس تقریر کے بعد اتوار کا پہلا اجلاس ختم ہو گیا۔ ظہر عصر کی نمازوں اور کھانے کے بعد تین بجے بعد دوپہر دوسرا اور جلسے کے آخری دن کا آخری اجلاس زیر صدارت مکرم عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ پٹس برگ مشن شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منور احمد صاحب نے کی جس کے بعد مکرمی شکر الٰہی صاحب جبین نے "حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپنے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ شکر الٰہی صاحب جبین کی اس تقریر کے بعد جلسہ کا پروگرام ختم ہوا۔ آخر پر مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب اور کلیولینڈ مشن کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے میزبانی کا فرض ادا کیا۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ

تحریک وصیت

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا۔ اور صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی"!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

پھر شاید مودودی صاحب نے یہ بھی سوچا ہوگا کہ ہم مردوں سے احمدیت کا بال بیکا نہیں ہو سکا اب عورتوں کو بھی میدان عمل میں کودنا چاہیئے اور اس کام کے لئے مریم جمیلہ کا انتخاب اسلئے کیا گیا کہ اسکے ذریعہ یک کرشمہ دو کار کے مصداق یہاں بھی اور مغربی ممالک میں بھی احمدیت کو بدنام کیا جا سکتا ہے۔ مگر یقیناً بیت عنکبوت کی طرح یہ جال بھی شروع ہی سے ٹوٹا پھوٹا ہوا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ مریم جمیلہ جیسی نومسلمہ جسکو پاکستان میں آئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہیں ہوئے کس طرح چند دنوں میں احمدیہ لٹریچر پر اتنا حاوی ہو گئی ہے کہ وہ سوقیانہ اعتراضات کا سرمایہ جو مخالفین نے عمریں صرف کر کے جمع کیا ہے یکدم اسکے قلب و روح پر نازل ہو کر اسکے دست تصرف میں آ گیا ہے اور وہ ایسے ایسے باریک در باریک شیطانی نتائج نکال سکتی ہے جن کے لئے برنی صاحب نے شاید اپنا خون پانی ایک کر دیا ہوگا۔ بعد میں خود مریم جمیلہ نے اپنے ایک بیان میں اعتراف کر لیا ہے کہ ان مضامین میں اس کا ایک حرف بھی نہیں ہے بلکہ اسنے یہ مضمون ایک کتاب سے نقل کیا ہے جس کا ذکر الفضل میں پہلے آ چکا ہے اسکے بعد مریم جمیلہ کو دماغی ہسپتال میں بھی داخل کیا گیا اور آخری خبر موصوفہ کے متعلق یہ ہے کہ اسنے مودودی صاحب کی جماعت کے ایک سرگرم کارکن سے دوسری بیوی کے طور پر شادی کر لی ہے۔ گویا اس طرح مریم جمیلہ اندرون خانہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

وہ جماعت امریکہ اور امریکہ میں کام کرنیوالے مبلغین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گہرا تعلق

آپؓ کے مکتوب گرامی کے آئینے میں

از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ایک منفرد خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ سلسلہ احمدیہ کے خادمین اور مخلص کارکنوں کی وفات پر مختصر نوٹ لکھکر وہ چار موزوں سطور کے اندر ہی جامع رنگ میں جدا ہونے والے کے خصائص اور صفات پر ایسی روشنی ڈالتے کہ جدا ہونے والی مخلص شخصیت کے اہم گوشے نمایاں طور پر سامنے آجاتے تھے۔ مگر آج یہ حسرت ہے کہ ہم اس عظیم انسان کے مناقب عالیہ کے متعلق ایسا کرنے پر قدرت نہیں پاتے!!

حضرت میاں صاحب مرحوم کی ذات گرامی گوناگوں صفات حسنہ سے متصف تھی۔ عشق خدا۔ عشق رسولؐ۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ اور افراد جماعت سے مشفقانہ ہمدردانہ بلکہ پدرانہ شفقت و محبت سے لبریز سلوک اور دیگر ذاتی محاسن اور فضائل کی وجہ سے آپ کو جماعت احمدیہ میں خاص محبوبیت اور مقبولیت کا مقام حاصل تھا۔ جماعت کے چھوٹے بڑے آپ کے فدائی تھے۔ آپ کو اسلام اور احمدیت سے بے پناہ محبت تھی۔ اسی وجہ سے آپ احمدیت کے آثار سے بھی گہرا تعلق اور ربط رکھتے تھے۔ اس مضمون میں مجھے اس گہرے ذاتی تعلق پر روشنی ڈالنی ہے جو حضرت ممدوحؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یادگار تعلیمی ادارے "تعلیم الاسلام ہائی سکول" سے تھا۔ حضرت میاں صاحبؓ اس سکول کے مایۂ ناز اولڈ بوائے تھے۔ پھر اس سکول میں آنریری طور پر پڑھاتے بھی رہے۔ پھر اسکے مینیجر بھی رہے۔ اور بعد ازاں ناظر تعلیم کے طور پر اس ادارے کے ساتھ آپ کا براہ راست طویل عرصہ تک تعلق رہا۔ اس کے بعد بھی آخری بیماری تک حضرت میاں صاحبؓ سکول کے مسائل اور معاملات میں گہری ذاتی دلچسپی لیتے رہے۔ اور اس ادارے اور اس کے وابستگان سے جو مشفقانہ سلوک فرماتے رہے۔ وہ نہایت درجہ مربیانہ اور کریمانہ رہا۔ آپؓ کے بابرکت مشورے دوررس اثرات کے حامل ہوتے تھے۔ آپ کی گہری ذاتی دلچسپی وابستگان مدرسہ کے لئے ایک خاص تقویت کا باعث بنتی تھی۔ آپ کی مقدس دعائیں اس سکول کے ہمیشہ شامل حال رہیں۔ ایسا ہو نہار اور وفا شعار اولڈ بوائے ممکن نہیں کہ کسی درسگاہ کو آئندہ میسر آئے!! حضرت میاں صاحبؓ ایک مکتوب گرامی میں سکول سے اپنے غیر معمولی تعلق کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ترقی اور نتائج کی بہتری کے متعلق خاص دلچسپی ہے کیونکہ میں خود اس سکول کا طالبعلم رہا ہوں۔ بلکہ اس سکول میں پڑھاتا بھی رہا ہوں۔ اور کافی لمبے عرصہ تک مینیجر بھی رہا ہوں اور پھر ناظر تعلیم بھی رہا ہوں۔ میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔ لیکن جب بھی توفیق ملتی ہے تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس سکول کو ایسی ترقی دے کہ وہ ایک مثالی درسگاہ بن جائے اس میں تعلیم پانے والے بچے اخلاق اور دینداری میں نمونہ بنیں اسکے نتائج بہترین ہوں گے۔ اور کمیت اور کیفیت ہر دو کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی سنت کے ماتحت یہ بات صرف دعا سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس میں بہت سی دوسری باتوں کا بھی دخل ہوتا ہے۔ اور خصوصاً اساتذہ کرام کی کوشش اور توجہ اور پھر طلبہ کی کوشش کا توجہ کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔ بہر حال دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کو ہر رنگ میں انتہائی ترقی دے اور ہماری یہ درسگاہ حقیقی معنی میں اور ہر جہت سے ایک مثالی درسگاہ بن جائے۔"

(گرامی نامہ ۲۶/۷/۶۲)

حضرت میاں صاحبؓ کی دلی خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ یادگاری ادارہ ہر لحاظ سے ملک کے مثالی اداروں کی صف اول میں شریک ہو۔

آپ اپنے ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:

"ہم سکول کو ہر جہت سے ایک ماڈل سکول دیکھنا چاہتے ہیں"

(گرامی نامہ ۲۹/۹/۶۲)

تعلیمی لحاظ سے اس کا معیار بلند ہو۔ اخلاقی اور دینی سکیم کے لحاظ سے یہ اپنے قیام کی غرض و غایت کو پورا کرنے والا ہو۔ چنانچہ ان مقاصد کے حصول کے لئے آپ اپنے گرانقدر مشوروں سے گاہے گاہے نوازتے رہے اور مسائل اور مشکلات کے وقت ڈھارس بندھاتے۔ ایک گرامی نامہ میں تو آپ نے ان مسائل کا بصیرت افروز بنیادی حل بھی بتا دیا جس سے خدمت سلسلہ کی بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے بارے میں آپ کے یقین کامل پر خاص روشنی پڑتی ہے آپ فرماتے ہیں:

"میں آپ کی مشکلات کو بھی جانتا ہوں لیکن مشکلات پر قابو پانا بھی مرد مومن کا ہی کام ہے آپ ہمت کریں اور سکول کو خدائی امانت سمجھ کر کام کریں اور عملہ میں بھی یہی روح قائم کریں! پھر انشاء اللہ برکت ملے گی"

(مکتوب گرامی ۱/۱۰/۶۰)

سکول کے نتائج تعلیمی کوائف سے نہایت گہری دلچسپی لیتے۔ اس بارے میں ہدایات سے نوازتے اور اکثر فرماتے کہ کمیت اور کیفیت دونوں کے لحاظ سے نتیجہ معیاری ہونا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں بعض خاص ہونہار طلبہ پر بھی خاص طور پر توجہ مرتکز کرنے کی ہدایت بھی فرماتے۔ کئی مرتبہ میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے اسماء کوائف اور رولنمبر تک دعا کی غرض سے طلب فرماتے اور خصوصیت سے دعا فرماتی۔ اس کیفیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت میاں صاحبؓ کو سکول اور سکول کے وابستگان سے کتنی دلچسپی تھی ایک گرامی نامے میں فرماتے ہیں کہ سکول تو میری اپنی چیز ہے۔ فرمایا:-

"ایسی کوشش فرمائیں کہ آپ کا قدم ہر سال آگے بڑھتا چلا جائے اور نہ صرف نمبروں کے لحاظ سے بلکہ کیفیت کے لحاظ سے بھی نمایاں ترقی نظر آئے میں آپ کے سکول کے لئے بہت دعا کرتا ہوں اور اسے اپنی چیز سمجھتا ہوں۔" (مکتوب گرامی ۸/۷/۶۰)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی ان پرسوز دعاؤں کو شرف قبولیت عطا کیا اور ۱۹۶۳ء میں سکول کو غیر معمولی طور پر شاندار نتائج دکھانے کی توفیق عطا فرمائی جس کی اطلاع پر حضرت میاں صاحبؓ نے از حد مسرت و انبساط کا پرجوش اظہار فرمایا۔

حضرت میاں صاحب کو درویشان قادیان سے جو غیر معمولی محبت تھی اور جس دلسوزی سے آپ ان کے بچوں اور عزیزوں کا خیال رکھا کرتے تھے وہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے اس شفقت و محبت کا ایک ثبوت وہ غیر معمولی درد و کرب اور رنج و الم ہے جو درویشوں اور ان کے عزیزوں کو آپ کے سانحہ ارتحال سے ہوا۔ اور ان حلقوں سے پرسوز آواز سنائی دینے لگی۔ "آج ہم یتیم ہو گئے! آج ہم یتیم ہو گئے" اس صورت حال میں درحقیقت کوئی مبالغہ نہیں۔ آپ درویشوں اور ان کی اولاد اور عزیزوں سے نہایت ہی مشفقانہ سلوک بلکہ پدرانہ سلوک روا رکھتے تھے ایک گرامی نامے میں درویشوں کے بچوں کی تعلیمی، تربیتی اور عمومی حالت کی طرف خصوصی توجہ کی تلقین فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"درویشوں کے جو بچے سکول میں پڑھتے ہیں انکی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ وہ ہمارے پاس خاص امانت ہیں۔"

(مکتوب گرامی ۶/۶/۶۰)

اس گرامی نامے میں آپ نے خاص خیال کے الفاظ کو نمایاں کر کے اس کی اہمیت اور بھی واضح فرما دی۔

حضرت میاں صاحب کی صائب رائے اور مخلصانہ اور بزرگانہ مشوروں سے سینکڑوں نہیں ہزاروں افراد نے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ قادیان آنے کے بعد ۳۰-۱۹۲۹ء میں مجھے بھی حضرت میاں صاحب سے اس لحاظ سے بھی ربط اور تعلق استوار کرنے کی سعادت میسر آگئی اس کی ابتدا اور پس منظر ایمان افروز ہے ان ایام میں خاکسار کو ایک ابتلا پیش آگیا اور اس کی وجہ سے ابتدائی ایک دو سال پریشانی رہی ان دنوں ایک رات خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپؑ نے فرمایا کہ مرزا بشیر احمد سے بات کیا کرو۔"

چنانچہ اس دن سے آخر تک خاکسار اپنے نجی سرکاری اور محکمانہ معاملات میں ہمیشہ حضرت میاں صاحبؓ سے مشورہ کرنا ضروری سمجھتا رہا اور حضرت میاں صاحبؓ قیمتی ہدایات سے سرفراز فرماتے رہے۔

حضرت میاں صاحب کی نگاہ بڑی دوررس تھی اور معاملہ کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے آپ کا طریق تھا کہ ایک آدھ فقرے میں ہی وسیع مضمون بیان فرما دیتے وہ مختصر اور جامع فقرہ تمام بنیادی حقائق اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا اس تعلق میں ایک دو باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن سے یہ واضح ہو جائیگا کہ تعلیمی معاملات میں بھی حضرت میاں صاحبؓ کی نظر کتنی بالغ تھی!

(باقی صفحہ ۷ پر)

نمایاں کامیابی

امسال میرے دو بھائیوں عطاء الرحیم صاحب حامد اور عطاء المجیب صاحب راشد نے بی اے کا امتحان نمایاں طور پر پاس کیا ہے عزیز عطاء المجیب راشد نے ۶۵۱ نمبر لے کر یونیورسٹی میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے اور اب علی الترتیب بی ایڈ اور ایم اے میں داخلہ لیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے

(امۃ الباسط ایاز بنت مولانا ابو العطاء)

نوٹ:- آپ نے اس خوشی میں ایک ماہ کے لئے ایک مستحق کے نام روزانہ اخبار جاری کروایا ہے (مینیجر الفضل ربوہ)

زیر ترتیب کتاب

تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر

۱۸۹۸ء — ۱۹۶۳ء

اس سے قبل متعدد مرتبہ الفضل کے ذریعے اعلان کیا جاچکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ تعلیم الاسلام سکول کے ۶۵ سالہ کوائف اور حالات پر مشتمل ایک کتاب زیر ترتیب ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ اب آخری مراحل میں داخل ہوچکی ہے یہ کتاب ۱۳ ابواب پر مشتمل ہوگی۔ اس کا مختصر سا کہ تعارف کے طور پر درج ذیل ہے:۔

باب نمبر۱

سکول کے قیام کی غرض و غایت

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی تحریرات اور تقاریر سے اقتباسات)

باب نمبر۲

سکول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں

(۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۸ء تک کے کوائف اور حالات)

باب نمبر۳

سکول حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے عہد میں

(۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک کے کوائف اور حالات)

باب نمبر۴

سکول خلافت ثانیہ میں (ہجرت تک)

(۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۷ء تک کے کوائف اور حالات)

باب نمبر۵

سکول — (۱۱) چنیوٹ میں

(۱۹۴۷ء — ۱۹۵۲ء تک کے کوائف اور حالات)

باب نمبر۶

سکول — (۱۱) ربوہ میں

(۱۹۵۲ء — ۱۹۶۳ء تک کے کوائف اور حالات)

باب نمبر۷

دار الاقامہ

(بورڈنگ ہاؤس کی سرگزشت اور کوائف)

باب نمبر۸

صدر معلمین

(ان چند بھران اصحاب کے مختصر حالات زندگی جنہوں نے اس ۶۵ سالہ دور میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر اس ادارے کی خدمت کی ہے۔)

باب نمبر۹

بعض ممتاز اساتذہ

(پچاس ممتاز اساتذہ کا مختصر تذکرہ)

باب نمبر۱۰

بعض مایۂ ناز طلبائے قدیم

(OLD BOYS)

(۱) خدمت دین (۲) تبلیغ اسلام (۳) جماعتی تنظیم (امراء جماعت۔ قائدین مجالس خدام و انصار اللہ) (۴) تعلیم (پروفیسر و ہیڈ ماسٹر صاحبان وغیرہ) (۵) مصنفین (ملکی اور قومی خدمت (سرکاری ملازمت سول سروس۔ افواج وغیرہ) (۶) تصنیف و تالیف (۷) شعر و سخن (شعراء) (۸) صحافت (ایڈیٹرز مدیران جرائد وغیرہ) (۹) وکلاء (قانون دان اور وکلاء) (۱۰) میڈیکل لائن ڈاکٹر صاحبان (۱۱) صنعت تجارت وغیرہ میدانوں میں ممتاز اولڈ بوائز کے اسماء گرامی)

باب نمبر۱۱

انجمن طلبائے قدیم

(اولڈ بوائز ایسوسی ایشن)

(ایسوسی ایشن کا مختصر جائزہ اور لائف سکیچ فعالیت اور افادیت کے لئے مفید تجاویز)

باب نمبر۱۲

"تاثرات"

(اولڈ بوائز کے اپنے سکول کے متعلق تاثرات)

باب نمبر۱۳

سکول کے طلباء سے اپیل

(سکول کے طلباء سے اُن کے فرائض اور ذمہ داریوں کے متعلق اپیل)

اس کے علاوہ اس کتاب میں سکول اس کی عمارت اور اس کی سرگرمیوں کے متعلق بعض قدیم اور جدید تصاویر ہوں گی۔ سکول کے میٹرک کے نتائج کے گراف اور دیگر نقشہ جات دئے جائیں گے۔

اس گہوارۂ علم کے متعدد ہونہار فرزندوں نے زیر ترتیب کتاب کے متعلق بڑی دلچسپی گرم جوشی اور خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور عملی طور پر نادر تصاویر۔ ممتاز اولڈ بوائز کے اسماء اور اپنے وقت کے سکول کے متعلق "تاثرات" بھجوائے ہیں۔ بعض اصحاب کو خطوط کے ذریعہ بھی تعاون کی دعوت دی گئی ہے مگر ان سے ابھی صحیح رنگ میں رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ اس نوٹ کے ذریعے خاکسار سکول کے پرانے اساتذہ کرام ممتاز اولڈ بوائز اور دیگر دلچسپی رکھنے والے اصحاب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس درسگاہ کے لئے کچھ وقت نکالیں جس میں انہوں نے اپنی زندگی کے بہترین لمحات بسر کئے ہیں۔ اس وقت ہمیں نادر تصاویر کے علاوہ ان اولڈ بوائز کے اسمائے گرامی کی بڑی ضرورت ہے جو متذکرہ بالا میدانوں میں نمایاں ہیں — اگر اس درسگاہ کا ہر اولڈ بوائے پانچ پیسے کا کارڈ لکھکر اپنے بعض ممتاز ساتھیوں کے ناموں سے آگاہ فرمائے تو یہ باب جو متعدد اپیلوں اور درخواستوں اور اعلانات کے باوجود ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے مکمل ہو جائے گا۔ امید ہے اس سکول کے ہونہار فرزند ضرور توجہ فرمائیں گے۔ سکول کے ۶۵ سالہ کوائف اور حالات پر مشتمل دستاویز کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانا آپ سب کا فرض ہے۔ کیونکہ وہ ایک لحاظ سے آپ کی اپنی تاریخ و روداد ہے!!

(اسٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب قائد علاقائی کی والدہ محترمہ کو غسلخانہ میں اچانک گرنے کی وجہ سے شدید چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

نذیر احمد سیالکوٹی۔ مسجد نور مری روڈ — راولپنڈی

۲- خاکسار کو بوجہ ٹیکہ کرسٹامائی سین غلط طور پر لگنے سے حالت خطرناک صورت اختیار کر گئی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و احسان کیا اور نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے شفائے کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

(حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ)

۳- میرے والد محترم ملک منظفر احمد صاحب آجکل اپنی آنکھ کے اپریشن کے سلسلہ میں میوہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ کی کلائی کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے متواتر علاج کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑا۔ جملہ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے اپنے والدین کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(پرویز احمد گنج مغلپورہ لاہور)

۴- میرے تایا چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چک نمبر $\frac{6}{11-L}$ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں احباب سے آپ کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد انور لطیف وارڈ، نشتر ہسپتال ملتان)

۵- میرا اکلوتا پوتا ظفر اقبال بیمار رہتا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(مرزا سلطان علی بیگ۔ مقام ڈاکخانہ۔ موضع رسول ضلع گجرات)

۶- میں آجکل بعض مشکلات میں مبتلا ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(حکیم محمد یار۔ ڈگری ضلع حیدر آباد)

۷- میری اہلیہ کی صحت تقریباً دو ماہ سے بہت خراب چلی آرہی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ اور ۲۷ اکتوبر کو کینسر کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور کرے۔ اور اہلیہ کو صحتیاب کرے

(خاکسار طاہر ایسٹرن ٹیوب ویل کو۔ چانگا مانگا)

۸- خاکسار کی اہلیہ عرصہ چھ ماہ سے دل کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور ہر چند علاج معالجہ کیا گیا ہے۔ مگر ابھی تک افاقہ کی صورت نظر نہیں آتی ہے۔ لہذا میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و صحابہ کرام درویشان قادیان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ اس عاجز کی اہلیہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار:۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ امرپورہ۔ راولپنڈی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۴ ؍ اکتوبر - مرکزی وزیر تعلیم و اطلاعات مسٹر اے ٹی ایم مصطفےٰ نے کہا ہے کہ بھارت نے آزاد کشمیر کی سرحد پر اپنی فوجیں جارحانہ ارادہ سے جمع کی ہیں بھارت نے تمام محاذوں پر پاکستان کے لئے شدید خطرہ پیدا کر دیا ہے اس سے نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے آپ نے کہا اس ساری کارروائی کا مقصد پاکستان کو خوفزدہ کرنا ہے اور بھارت کو یہ حوصلہ مغربی ممالک کی جانب سے بھاری فوجی امداد سے ہوا ہے مسٹر مصطفےٰ نے کہا ایسے وقت میں جبکہ بھارتی فوجوں کے اجتماع سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہے اور ملک ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام متحد ہو کر کام کریں اس وقت عوام میں اتحاد اور ملک میں استحکام سب سے بڑی قومی ضرورت ہے آپ نے کہا اس وقت جبکہ پاکستان پر چاروں طرف سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں ہم پر لازم ہے کہ اپنے طرز عمل کردار اور سیاسیات کا از سر نو جائزہ لیں اور اپنی سیاسی زندگی میں اصول کارکردگی وضع کریں اور اپنے آپ کو اپنے قومی مفاد اور ملکی سالمیت اور سلامتی کے حصول کے لئے وقف کر دیں۔

● اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۴ ؍ اکتوبر - اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے یوم اقوام متحدہ پر ایک پیغام میں کہا ہے کہ ایٹمی تجربات پر جزوی پابندی کے معاہدہ پر امن اور ترک اسلحہ کی جانب مزید اور زیادہ معنی خیز اقدامات کی راہ کھول دی ہے سیکرٹری جنرل نے کہا جب ہم اقوام متحدہ کے اہم واقعات سے مملو اور طوفانی ۱۸ برسوں پر نگاہ دوڑاتے ہیں

تو ہمیں امید کی مشعل دکھائی دیتی ہے۔

● نئی دہلی ۲۴ ؍ اکتوبر - بھارت نے اپنی جنگی تیاریاں تیز کر دی ہیں اور فوجی حلقوں میں بڑی سرگرمی دیکھنے میں آ رہی ہے گزشتہ روز دہلی میں بھارتی فضائیہ کے کمانڈروں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں فضائیہ کی کارکردگی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ کانفرنس کا افتتاح بھارت کے وزیر دفاع وائی بی چوان نے کیا چیف آف ایئر سٹاف ایئر مارشل اے ایم انجینئر نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فضائیہ کی سرگرمیوں پر اظہار اطمینان کیا ادھر بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل جے این چودھری نے مقبوضہ کشمیر میں فوجی لحاظ سے اہم مقامات کا معائنہ کیا، کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل بکرم سنگھ ان کے ہمراہ تھے جنرل چودھری نے سری نگر کے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں فوجی افسروں سے خطاب بھی کیا۔

● واشنگٹن ۲۴ ؍ اکتوبر - امریکہ نے جنوبی ویت نام کو دھمکی دی کہ اگر اس نے صدر ڈیم کی خاص فوج کو ویت کانگ کے خلاف استعمال نہ کیا تو اس کی امداد بند کر دی جائیگی سائیگان کی اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کا وفد بودھوں کے مسائل کی تحقیقات کرنے کے لئے سائیگان پہنچا ہے آج اس نے صدر ڈیم اور ان کے بھائی سے تبادلہ خیال کیا۔

● کراچی ۲۴ ؍ اکتوبر - پاکستان اور امریکہ کے درمیان کل دو طویل المیعاد قرضوں کے معاہدے پر دستخط ہوئے ان قرضوں کی مالیت ۳ کروڑ ۱۸ لاکھ ڈالر ہے پاکستان کی طرف سے صدر کی سکرٹریٹ کے ڈویژن برائے اقتصادی امور کے سیکرٹری مسٹر عثمان علی اور امریکہ کی جانب سے امریکی ایجنسی برائے داخلی ترقی کے ڈائریکٹر مسٹر ڈونلڈ جی میکڈانلڈ نے دستخط کئے اس رقم میں سے پینتالیس لاکھ ڈالر کی رقم پاکستان میں ٹیلی کمیونیکیشن کی سہولتیں مہیا کرنے پر صرف کی جائے گی،

اور باقی بیس لاکھ ڈالر کی لاگت سے مشرقی پاکستان میں لکڑی چیرنے کی ایک مل قائم کی جائیگی یہ قرضے ایک ارب بیس کروڑ ڈالر کی اس امریکی امداد کا ایک حصہ ہیں جو امریکہ پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے دوسرے اور تیسرے سال کے لئے دے گا ان قرضوں کی مدت چالیس سال ہے البتہ دس سال کا اضافہ بھی ہو سکتا ہے قرضے ڈالر کی صورت میں ہی ادا کئے جائیں گے۔ اور ان پر پونے تین فیصد سالانہ سود ادا کیا جائے گا۔

● کراچی ۲۴ ؍ اکتوبر - مشینوں میں کام آنے والی چکنائیاں بنانے والے کارخانے کی تعمیر یہاں شروع ہو گئی ہے اس کارخانہ کی تعمیر پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپے لاگت آئے گی اور یہ کارخانہ اگلے سال کے وسط میں مکمل ہو جائے گا اس کارخانے میں مشینوں میں استعمال ہونے والی ساڑھے سات ہزار ٹن چکنائیاں ہر سال تیار ہوں گی۔

● جھنگ ۲۴ ؍ اکتوبر - سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ شیخ امتیاز علی نے علماء پر زور دیا ہے کہ وہ مختلف فرقوں کے متنازعہ مسائل پر بحث مباحثہ کرنے سے احتراز کریں مختلف فرقوں کے علماء کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا متنازعہ مسائل پر بحث مباحثے سے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوتی ہے جو امن عامہ کے لئے بڑی نقصان دہ ہے۔ انھوں نے مذہبی قائدین کو ہدایت کی کہ وہ اسلام کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کریں۔

● کوالالمپور (ملائیشیا) میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ایس ایم حسن نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں ملائیشیا کے قیام کے بعد فلپائن انڈونیشیا اور ملائیشیا کے درمیان کشیدگی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر تینوں ممالک اس جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے کوئی کوشش کریں تو ایشیائی ملکوں کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے مسٹر ایس ایم حسن نے جو اپنے نئے عہدے کا چارج لینے پچھلے ہفتے یہاں پہنچے ہیں مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے اپنا نے کہا یہ مسئلہ جتنی جلد طے ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے آپ نے کہا کہ ایشیائی اور عالمی امن کی خاطر اس جھگڑے کا حل نہایت ضروری ہے۔

● نئی دہلی ۲۴ ؍ اکتوبر - بنگلور کے قریب بھارتی فضائیہ کا ایک ٹرانسپورٹ طیارہ تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں سات فوجی ہلاک سترہ مجروح ہوئے۔

● ڈھاکہ ۲۴ ؍ اکتوبر - قومی اسمبلی میں میجر افسر الدین نے کل یہاں انکشاف کیا کہ حالیہ طوفان میں ضلع باریسال کے دو سو سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ تعلق

بقیہ صفحہ ۵

ربوہ میں ایک مرتبہ ضلع جھنگ کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی میٹنگ ہوئی ان ہیڈ ماسٹر صاحبان کو میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بغرض ملاقات لے گیا۔ آپ کے ملاقات کے کمرے میں کرسیاں موجود تھیں مگر جگہ کی تنگی کا احساس کر کے میں احتیاطاً دری پر ہی بیٹھ گیا تو حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے کمال شفقت سے فرمایا۔

"کرسی پر بیٹھیں ورنہ میں بھی نیچے اتر آؤں گا"

اس واقعہ سے آپ کی طبیعت میں پائے جانے والے انکسار اور اسلامی مساوات کی روح سے گہری عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ اس مجلس میں ہیڈ ماسٹر کے فرائض منصبی ذمہ داریوں اور صفات کے بارہ میں بات چل پڑی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی فقرہ فرمایا "اچھا ہیڈ ماسٹر وہ ہے جو اپنے کام میں دلچسپی لیتا ہو" اب یہ ایسا مختصر اور جامع تبصرہ ہے، جو اس سے متعلق تمام حقائق پر محیط ہے اور جس کا لطف تمام ملاقاتی دیر تک اٹھاتے رہے اور اٹھا رہے ہیں۔ اسی طرح ایک مرتبہ ڈویژنل انسپکٹر اور ان کے سٹاف کے اراکین کو حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گیا وہاں اساتذہ کی پیشہ وارانہ تربیت کا مسئلہ (PROFESSINAL TRAINING) موضوع گفتگو بن گیا آپ نے فرمایا "ٹریننگ جلا پیدا کرتی ہے" یہ بھی ایک ایسی حقیقت ہے جس سے ماہرین تعلیم بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ اچھے استاد میں تدریسی صلاحیتیں اور استعدادیں پیدائشی طور پر موجود ہوتی ہیں اچھا استاد تو "Born Teacher" ہوتا ہے اور دراصل "Training" اس میں جلا پیدا کرتی ہے۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ ہر سال میٹرک کے نتیجہ کے حسن یا قبح کے مطابق اپنے تاثرات کا اظہار فرما کر مجھے میرے فرائض کی طرف توجہ دلاتے رہے حسب ضرورت کے مطابق اظہار ناپسندیدگی یا اظہار خوشنودی فرماتے رہے جس سے کبھی معیاری کام نہ دکھلا سکنے پر اساتذہ اور طلباء میں آئندہ بہتر اور فرض شناسی دکھلانے کا احساس پیدا ہو جاتا۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے گزشتہ اور اس سے پیوستہ سال کے ریمارکس نے ہمیں موجودہ سال شاندار نتیجہ دکھلا کر حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے دل کو باغ باغ کرنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں آئندہ بھی حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خواہشات کے مطابق ہمیں اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہے اور ایسے طلبہ ہم میں بکثرت پیدا ہوتے رہیں جو حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چل کر سکول کے نام کو چار چاند لگانے والے ہوں آمین ثم آمین

(محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

بھارت نے یاد دہانیوں کے باوجود لائبریریوں کے قیام کی اجازت نہیں لی

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ ڈھاکہ اور راجشاہی میں اپنے کتب خانے اور ریڈنگ روم بند کر دے جو پیشگی منظوری کے بغیر قائم کئے گئے ہیں۔ بھارتی ہائی کمیشن کو جو مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس بات کا پورا ثبوت ملتا ہے کہ متذکرہ دار المطالعے اور لائبریریاں پاکستان کے خلاف معاندانہ اور تخریبی کارروائیوں کا اڈہ بن گئی تھیں۔

بھارتی ہائی کمشنر مسٹر جی پی بھنڈاری کو وزارت امور خارجہ میں طلب کیا گیا۔ اور وہاں جیفا آف پروٹوکول مسٹر آغا ایس حیدری نے انہیں ایک مراسلہ دیا۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق بھارتی ہائی کمیشن کی توجہ پاکستان کے خلاف اس معاندانہ پراپیگنڈا کی طرف دلائی گئی ہے جو وہ پریس ریلیز ہینڈ آؤٹس اور مطبوعات کے ذریعے کر رہا ہے ہائی کمیشن سے کہا گیا ہے کہ وہ آئندہ ایسا کرنے سے احتراز کرے پاکستان نے یہ اقدام اسلئے کیا ہے کہ بھارتی ہائی کمیشن کو حکومت پاکستان نے یہ اقدام اسلئے کیا ہے کہ بھارتی ہائی کمیشن کو حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں جو ہدایات دی تھیں۔ وہ اس پر عمل نہیں کر رہا ہے حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں جو ہدایات دی تھیں۔ وہ اس پر عمل نہیں کر رہا ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ ہدایات دسمبر ۱۹۵۹ء میں ایک اعلان کے ذریعے جاری کی تھیں۔ بعد ازاں ہائی کمیشن کو کئی مرتبہ یاد دہانی بھی کرائی گئی تھی۔ لیکن اس نے انہیں درخور اعتنار سمجھا۔

بھارت کو وزیر داخلہ کا انتباہ

پنڈی ۲۵ اکتوبر۔ مرکزی وزیر داخلہ و امور کشمیر خان حبیب اللہ خان نے کل پھر بھارت کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے آزاد کشمیر کے کسی علاقہ پر حملہ کیا تو پاکستان فوری طور پر کارروائی کرے گا اور جنگ میں پوری شدت کے ساتھ حصہ لے گا۔ وزیر داخلہ کل نیسرے پیر کوہاٹ میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے پاکستان کے حلیفوں پر الزام عاید کیا کہ بھارت کو کثیر مقدار میں اسلحہ مہیا کر کے اسے پاکستان پر حملہ کرنے کی شہ دی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے مابین تنازعہ کی اصل وجہ کشمیر کا تنازعہ ہے۔ جس کے تصفیے کے بغیر دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات پیدا نہیں ہو سکتے۔

امریکہ ہنگری کو غلہ دے گا

واشنگٹن ۲۵ اکتوبر۔ امریکہ نے ہنگری کو بارہ لاکھ ٹن غلہ ہنگری کو بھیجنے کے لائسنس جاری کر دئے ہیں۔ اس غلہ کی مالیت ایک لاکھ انتیس ہزار ڈالر ہے۔

ہیوم نے لارڈ کا خطاب ترک کر دیا

لندن ۲۶ اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیوم نے اپنے نام پر اپنے خطابات واپس کر دئے ہیں اور اپنی مخالف جماعت لیبر پارٹی سے نبرد آزما ہونے کے لئے پوری طرح کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ سابق لارڈ ہیوم خطابات ترک کرنے کے بعد اب ایک ڈگلس ہیوم کہلائیں گے

چین کو پاکستان کی شرکت پر اعتراض نہیں

کوالالمپور ۲۵ اکتوبر۔ ملائیشیا میں پاکستان کے نئے ہائی کمشنر سید محمد حسن نے کل بیان کیا کہ پاکستان کی معاہدہ سیٹو میں شرکت پر چین کو کوئی اعتراض نہیں اپنی پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر حسن نے کہا کہ سیٹو اور سینٹو کے معاہدوں میں پاکستان کی شرکت اور کمیونسٹ چین سے اسکے مراسم میں کوئی تضاد یا بے اصولی نہیں پائی جاتی۔

اقوام متحدہ کی قرار دادوں کا احترام کیا جائے۔ (اے ٹی ایم مصطفے)

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ مرکزی وزیر تعلیم و اطلاعات مسٹر اے۔ ٹی۔ ایم مصطفے نے کہا ہے کہ بھارتی قائدین نے مسئلہ کشمیر پر ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں۔ جن کے باعث اس برصغیر میں دوسری جنگ عظیم کی تباہی ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کے فیصلوں کو ٹھکرا کر بھارت نے پاکستان اور کشمیر کے علاوہ تمام نئی نوع انسان کے لئے ایک اہم مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ آپ یہاں یوم اقوام متحدہ منانے کے سلسلہ میں منعقدہ ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ بھارتی لیڈر گذشتہ تیرہ سال سے جو بلند بانگ دعوے کر رہے ہیں۔ ان کے باوجود وہ بین الاقوامی اصولوں سے انحراف کر رہے ہیں۔ وہ نئے دوست بنا رہے ہیں اور اس طرح حال ہی میں بھارتی لیڈروں نے جس ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ گذشتہ جنگ عظیم سے قبل کے فسطائیوں کی ذہنیت سے مشابہت رکھتی ہے۔ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے باوجود بھارت نے ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں۔ جن کے سبب مسئلہ کشمیر ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔

آزاد کشمیر کی افواج حملہ آور کو کچل دیں گی (صدر خورشید)

آزاد کشمیر کی سولہویں سالگرہ شایان شان طریق سے منائی گئی

مظفر آباد ۲۵۔ اکتوبر۔ آزاد جموں و کشمیر کی حکومت کے صدر جناب کے ایچ خورشید نے کہا آزاد کشمیر کی افواج انقلاب اور کشمیری عوام کے ناقابل تسخیر جذبہ کی زندہ جاوید علامت ہیں یوم آزاد کشمیر کے موقع پر مسلح افواج سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ جب آزمائش کا مرحلہ آیا تو آزاد کشمیر کی افواج اپنی قوم کے دفاع میں آہنی دیواریں کر کھڑی ہو جائیں گی اور جارح کو کچل دیں گی۔ آزادی اور ملک کی خدمت کے لئے فوج کی خدمت پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے صدر نے کہا ہر کشمیری کو اپنی فوجوں پر فخر ہے جو دن بدن مستحکم ہو رہی ہیں اور حق و سچائی کی علامت ہیں آزاد کشمیر کے صدر نے کہا کہ آگے آزمائش کا جو مرحلہ آ رہا ہے آزاد افواج اس پر پوری اتریں گی اور دنیا پر یہ ثابت کر دیں گی کہ حق و انصاف پر مبنی مقصد کو کثیر تعداد اور بھاری فوجی اسلحہ سے شکست نہیں دی جا سکتی آزاد حکومت کے بارے میں جناب خورشید نے کہا یہ اس مشن کی تکمیل ہے جس کی ابتدا آزاد افواج نے ۱۹۴۷ء میں کی تھی آزاد افواج حکومت کی براہ راست ذمہ داری میں ہیں اور حکومت اپنے مقصد کے حصول کے لئے تمام ذرائع بروئے کار لا رہی ہے۔

یوم آزاد کشمیر کی تقریبات کل صبح تمام تمام آزاد علاقے میں منعقد ہوئیں اس کا آغاز مساجد میں مقبوضہ کشمیر کی آزادی کی دعاؤں سے ہوا آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں جلسے منعقد ہوئے جن میں قراردادوں کے ذریعے بھارت کی پالیسی کی مذمت کی گئی لاہور میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں کشمیری رہنماؤں نے بھارت کو خبردار کیا کہ کہ اس نے جموں و کشمیر کے عوام کے بارے میں اپنے جارحانہ عزائم ترک نہ کئے تو جنگ بندی کے دونوں جانب بسنے والے کشمیری آزادی کی تحریک پھر شروع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

(بقیہ صفحہ اول)

امۃ اللطیف صاحبہ نائب جنرل سیکرٹری نے قرارداد تعزیت پیش کی جو متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

اس اجتماع میں پشاور۔ کراچی، سیالکوٹ راولپنڈی، لاہور، ملتان، اور دیگر تیس مقامات کی لجنات کی نمائندگان شرکت کر رہی ہیں۔ ابھی مزید لجنات کی طرف سے نمائندگان کی آمد متوقع ہے۔

والی بال فرنل چمپین شپ کا اعزاز

(بقیہ صفحہ اول)

اسلامیہ کالج چنیوٹ اور ٹی آئی کالج ربوہ کے مابین ہوا۔ اس میں پہلی گیم اسلامیہ کالج نے جیتی لیکن بعد ازاں ٹی آئی کالج نے مسلسل تین گیمیں جیت کر فرنل چمپئین شپ کا اعزاز حاصل کیا اور فرنل کپ کا حقدار قرار پایا۔

کھیل کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل ٹی آئی کالج نے ٹورنامنٹ کے فرنل سپروائزر کی حیثیت سے سندات اور انعامات تقسیم فرمائے تقسیم انعامات سے قبل آپ نے کھلاڑیوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا آپ نے فرمایا کھیل کے میدان میں ہار جیت کا فیصلہ تو ہوتا ہی رہتا ہے لیکن اصل چیز اچھے کھیل کا مظاہرہ ہے جسے ہار اور جیت دونوں صورتوں میں سراہا جاتا ہے اس لحاظ سے اسلامیہ کالج کی ٹیم نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا ہے گو ٹی آئی کالج کی ٹیم جیت گئی ہے لیکن اچھے کھیل کی وجہ سے اسلامیہ کالج کی ٹیم بھی کچھ کم تعریف کی مستحق نہیں ہے ہم اپنے اور دوسرے کالج کے طلباء میں فرق نہیں کرتے کیونکہ دونوں ہی طالب علم ہونے کے لحاظ سے یکساں حیثیت کے مالک ہوتے ہیں۔ بلحاظ کالج یا علاقہ ان میں تفریق و تمیز بعید الملہ مستحسن نہیں ہوتی۔ باہم محبت اور اتفاق قائم رکھتے ہوئے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنا ہی سپورٹس مین سپرٹ کہلاتی ہے ایسے مواقع پر ناخوشگوار واقعات بھی ہو جایا کرتے ہیں بالعموم سپورٹس مین سپرٹ کے حامل طلباء انکے ذمہ دار نہیں ہوتے بلکہ تماشائی ایسے واقعات کے ذمہ دار ہوتے ہیں پس میری نصیحت ہے کہ طالب علم کھلاڑیوں کو ہمیشہ حوصلے بلند رکھ کر اور ہر قسم کے تعصب سے بالا ہو کر کھیل کے میدان میں باہم ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اس پر اثر خطاب کے بعد آپ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ (محمد احمد انور ایم اے سپورٹس سیکرٹری ٹی آئی کالج ربوہ)